خزانۂ کامل

مَیں کیوں المسیح کا پیروکار ہوگیا

امام الدین

چشمہ میڈیا

خزانۂ کامل

مَیں کیوں المسیح کا پیروکار ہو گیا

امام الدین

چشمہ میڈیا

بار ______________ اول

۲۰۱۸ء

ḳhazānā-e-kāmil. maiṅ kyūṅ al-masīḥ
kā pairokār ho gayā.
by Imām ud-Dīn

(An edited extract from:
Safdar Ali, ġhizā-e-rūh)

© 2018 Chashma Media. This work is licensed
under a Creative Commons Attribution-
NoDerivatives 4.0 International License.

Bible quotations are from UGV.
Editing, design and layout (2018) by
Chashma Media, www.chashmamedia.org

میری پیدائش ظفروال ضلع سیالکوٹ پنجاب میں ہوئی۔ ایّامِ طالب علمی میں جب میری عمر دس برس کے قریب تھی، مَیں اُن عیسائی صاحبان سے جو منادی کرنے کو شہر میں آیا کرتے تھے اکثر ملتا تھا۔ گو اُس عمر میں مجھے کسی مسلے کے فیصل کرنے کی لیاقت نہ تھی تو بھی مَیں اُن کی محبت سے بہت متاثر ہوا۔ منادیِ بازاری کے وقت وہ بڑے صبر سے جاہل لوگوں کو برداشت کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر یہ بات میرے دل میں گڑ گئی کہ اِن صاحبوں کے پاس کوئی نہ کوئی ایسا بیش قیمت خزانہ ہے جو ہمارے مسلم بزرگوں کے پاس نہیں ہے۔ جب شہر کے لوگ اُن فرشتہ خَصلت انسانوں کے پیچھے حقارت سے تالیاں بجاتے اور میرے ہم مکتب اُن کے شریک ہوتے تو میرے

دل میں عجب طرح کا رنج پیدا ہوتا تھا۔ جب مَیں اُنہیں اِس ناشائستہ حرکت سے باز رہنے کو سمجھاتا تو وہ مجھ سے بھی مخالفت کرتے تھے۔

اِسی وجہ سے مَیں اکثر چھپ کر خادم الدین کے پاس جایا کرتا تھا۔ اُس وقت مَیں کافی دینی اور اخلاقی مسائل سے واقف ہوا۔ پیچھے رابرٹ بروس صاحب نے کتابِ زبور اور انجیلِ یوحنا عنایت فرمائی۔ اِن کے علاوہ مجھے دوسرے رسالے بھی وقتاً فوقتاً ملتے رہے، جن میں دیکھا کرتا تھا۔ میرے دل میں اِس پاک مشرب کی ایک قدرتی محبت تھی۔ اور اگرچہ المسیح کو خدا کا بیٹا کہنا ایسا ہی کفر سمجھتا تھا جیسا کہ مسلم بزرگ سمجھتے ہیں، پھر بھی مَیں سمجھتا تھا کہ لفظ بیٹا ضرور کوئی حقیقی معنی رکھتا ہو گا جسے ہمارے مسلمان بھائی تعصب کے مارے منظور نہیں کرتے۔ نااُمیدی

تین ایک برس ایسا ہی کچھ حال رہا۔ اُس وقت تک کم سِنی کے سبب اِتنی جرأت نہیں تھی کہ کُھلے طور پر ایسے مسائل

اپنے اُستادوں سے یا والدین سے دریافت کروں۔ مگر ایک بار ایک دیسی منادی کرنے والے نے مجھے قرآنِ شریف کی ایک آیت لکھ دی جس میں آنخضرت کے معجزے سے انکار تھا۔ مَیں اُس آیت کو اپنے مولوی صاحب کے پاس لے گیا۔ لیکن جواب کے بدلے مَیں نے سزا پائی اورحکم ملا کہ پھر کبھی اُن کافروں کے پاس مت جانا۔

اُن دنوں میں مَیں اپنے بڑے بھائی کے ہاں گیا جو سدووالہ علاقہ گوگیرہ میں رہائش پزیر تھے۔ اُن کے پاس سے مجھے انجیل کا ایک نسخہ ملا۔ وہ مجھے عیسائی اُستادوں کی تعلیم یاد دلاتی تھی، ورنہ اُس جنگل میں کئی ایک برس تک دو دیسی عیسائی واعظوں کے سوا کوئی اَور خادم الدین تشریف نہ لایا۔

مجھے جب بھی اپنے عالموں اور درویشوں کی صُحبت کا موقع ملتا تو اُن کی باتیں دل کے کانوں سے سنتا تھا۔ دینِ مسیحی کی جوتھوڑی سی روشنی دل میں تھی اُس سے مَیں اُن باتوں کی جانچ کرتا رہتا تھا۔ ایک بار ملتان کے سجّادہ نشینوں میں سے ایک

عمر رسیدہ پیر صاحب بڑی شان و شوکت کے ساتھ سدووالہ میں آئے۔ شہر کے عمائد اور عُمال اُن کے استقبال کو گئے۔ بڑی دھوم دھام سے دعوتیں کیں۔ موقع پا کر مَیں نے اُن سے تنہائی میں عرض کی، "حضرت! قیامت کی بابت میرے دل میں بڑی دہشت ہے۔ جس وقت سورج سَوا نیزے پر ہو کر اپنی بارہ آنکھیں کھولے گا اور زمین تانبے کی ہو گی اُس وقت مجھ گناہ گار کا کیا حال ہو گا ؟"

پیر صاحب تعجب کی نگاہ سے میری طرف دیکھنے اور پیار سے فرمانے لگے، "بیٹا! میرے بال سفید ہو گئے۔ پر موت کی بابت تو افسوس کہ اب تک کچھ نہیں سوچا۔"

اِس نااُمیدی کے جواب نے مجھے اَور بھی تلاش کے لئے اُبھارا۔ یہ خیال آیا کہ اگر تسلّی ہے تو صرف عیسائی دین میں ہے۔ 1864ء میں مولوی صفدر علی کے عیسائی ہو جانے کی خبر ملی۔ (مولوی صاحب 1860ء میں قسمت ملتان میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس کی حیثیت سے ضلع گوگیرہ کے مدارس کو بھی

دیکھتے رہے تھے۔ ساتھ ساتھ وہ پاکپتن اور دیگر کئی خانقاہوں میں ریاضت اور شب بیداری کرتے ہوئے وہاں کے درویشوں میں سچے مرشد اور خدا کی سچی راہ کی تلاش میں حیران و پریشان اِدھر اُدھر پھرتے رہے تھے۔ مولوی صاحب مشہور عالم تھے، اِس لئے اُن کے عیسائی ہونے کی خبر مل کر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ مگر ساتھ ساتھ میرے دل میں خوشی اور شوق بھی پیدا ہوا کہ کسی نہ کسی وقت اِس عظیم نعمت پانے سے دلی تسلّی حاصل کروں۔

اُسی سال کے آخر میں مجھے ضلع کی طرف سے گورنمنٹ نارمل اسکول لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں پہنچ کر مَیں نے سکول کے اُستاد مولوی عماد الدین لاہز صاحب کو تحقیقِ مذہب میں مشغول پایا۔ یوں مجھے اُن کی صحبت پانے اور مذہبی مباحثوں میں جانے کے بہت موقعے فراہم ہوئے۔

تقریباً ایک سال کے بعد مَیں امرتسر مشن سکول میں ریاضی کا استاد مقرر ہوا۔ اُس وقت خداوند کے جاذبۂ محبت نے مجھے کھینچ لیا، اور مَیں بہ فضلِ تعالیٰ ستمبر 1866ء کو بزرگ کلارک صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پاکر اُس منجّی کے پیروکاروں میں شامل ہوا۔

* * * * *

امام الدین پنجابی زبور کے مشہور شاعر ہیں،
ایک ایسا شاہکار جو کبھی نہیں بھولا جائے گا۔